# 13632 ـ ماں ، باپ ، اور چاربھائیوں میں ترکہ کي تقیسم

**سوال**

ایك شخص اپنےپچھے ماں ، باپ، اورچاربھائي چھوڑکرفوت ہوا تواس کا ترکہ کیسےتقسیم ہوگا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور اس میں دوقول ہیں :

پہلا قول :

اکثر علماء اسي کےقائل ہیں اور حنبلي مسلك میں بھي صحیح یہي ہے کہ جب مسئلہ میں والدین اور ایك سےزیادہ بہن بھائي ہوں تو ماں کوچھٹا حصہ اور باقي باپ کوملےگا اس لیے کہ اللہ تعالي کا فرمان ہے:

اگراس کےبھائي ہوں تواس کي ماں کےلیےچھٹا حصہ ہے

اس آیت کریمہ کا عموم اس پر دلالت کرتا ہےکہ بھائي ماں کوایك تہائي سےمحروم کرکےاسے چھٹا حصہ دلائیں گے چاہے بھائي خود وارث ہوں یا محروم رہیں .

شافعیوں میں سے رملي رحمہ اللہ کہتےہیں : آپ یہ علم میں رکھیں کہ پیچھےجوکچھ بیان ہوا ہے اس میں حجب کي شرط وراثت ہے لھذا جو کوئي بھي کسي مانع جس کا بیان آگےآرہا ہے کي بنا پر وارث نہ بنے وہ کسي دوسرے کووراثت سےنہ تو بالکل محروم کرسکتا ہے اور نہ اس کےحصہ میں کمي کرسکتا ہے یا اسي طرح محروم ہو لیکن ایك صورت میں مثلا والد کےساتھ بھائي اس صورت میں بھائي باپ کي وجہ سےمحروم رہیں گے اور ماں کوایك تہائي سے کم کرکے چھٹے حصہ پر لےآئیں گے ، اور اس کے بیٹے دادا کےساتھ اس کےساتھ محروم ہونگے اور اسے چھٹے حصہ دلائیں گے , اور خاوند اور سگي بہن اور ماں اور والد کي جانب سےبھائي کي صورت میں بھائي کوکچھ نہیں ملے گا باوجود اس کےکہ وہ سگي بہن کےساتھ مل کرماں کو چھٹے حصہ تك لےآئیں گے .

دیکھیں : نہایۃ المحتاج شرح المنھاج ( 6 / 16 )

اور مالکیہ کا مسلك یہ ہے کہ ( ہر وہ شخص جوکسي بھي حال میں وارث نہیں بنتا وہ کسي وارث کومحروم بھي نہیں کرتا ) لیکن پانچ مسائل میں : ... دوسرا: ماں باپ اور بھائي ماں کوچھٹے حصہ دلائیں گے اور باپ کي وجہ سے خود

محروم رہیں گے اوروارث نہیں بنیں گے .

دیکھیں : حاشية العدوي ( 2 / 388 )

دوسرا قول :

باپ كي بنا پر محروم بھائیوں کےساتھ ماں کوايك تہائي حصہ ملےگا ، یہ قول بعض متاخرين علماء كرام کا ہے اور شيخ الاسلام تقي الدين ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالي نےبھي اسےاختياركيا ہے .

اور باقي اصحاب اس کےخلاف ہیں :

اس كي وجہ : كہ بھائي ماں کواس وقت ايك تہائي سے چھٹہ حصہ پر اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں تا كہ وہ اس حجب نقصان سےخود فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذيل فرمان باري تعالي سےاستدلال كيا جاسكتا ہے :

اگراس کےبھائي ہوں تواس كي ماں کےلیے چھٹا حصہ ہے اس میں باپ کا ذكر نہيں كيا تویہ اس پر دلالت كرتي ہے كہ یہ حكم بھائیوں کےساتھ اكيلي ماں كي صورت میں ہے تواس طرح چھٹے حصہ کےبعد باقي سارا مال بھائیوں کا ہو گا ، عصرحاضر میں حنابلہ میں سے شيخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ تعالي نےاختيار كيا ہے ان کا قول ہے :

( صحيح یہ ہے كہ محجوب بھائي ماں کوايك تہائي سےمحروم نہيں كرينگے اس لیے كہ اللہ تعالي کا فرمان ہے : اگر اس کےبھائي ہوں اس سے مراد وارث ہیں ـ توجس طرح محجوب بوصف ان میں شامل نہيں اسي طرح محجوب بشخص بھي ان میں شامل نہيں ہوسكتا، اور اس لیے كہ فرائض کا قاعدہ ہے جووارث نہيں وہ نہ تو حجب حرمان اور نہ ہي حجب نقصان بن سكتا ہے ، اور اس لیے كہ ان کا ماں کےحصہ کو كم كرنے كي حكمت یہ ہے كہ ان کےلیے مال متوفر ہوسكے م لھذا جب وہ وارث نہيں ہونگے تو وہ محروم بھي نہيں كرينگے ) واللہ اعلم .

دیکھیں : التحقيقات المرضية للفوزان ( 87 ـ 88 )

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل : بھائي ماں کوايك تہائي سےمحروم كركےچھٹہ حصہ تك اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں اور باپ كي بنا پر محروم نہ ہوں تو ماں، باپ ، اور بھائیوں كي صورت میں ماں کو ايك تہائي ملےگا , اوراجماع كي بنا پر دادا ماں كي طرف سےبھائیوں کو ساقط كردےگا ، اور اسي طرح والدين يا باپ كي جانب سے بھي ، یہ امام احمد سےايك روايت ہے ، اور بعض حنابلہ نےاسے اختيار كيا ہے ، اور صحابہ كرام میں سے ابوبكر الصديق وغيرہ رضي اللہ عنہم کا مذہب ہے .

دیکھیں : الفتاوي الکبري ( 5 / 446 )

اس لیےکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لھذا آپ اپنےملك کےقاضي سے رابطہ کریں اس لیے کہ حاکم کا حکم اختلاف کوختم کردیتاہے .

واللہ اعلم .